Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۲۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

کل ضعف اور بے چینی کی بہت تکلیف رہی۔ ٹانگوں میں درد بھی بہت رہی۔

احبابِ جماعت خاص درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے

آمین ؏

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۶ء

امراء صاحبان و مربیانِ کرام سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۸ رجولائی سے ۲۳ رجولائی تک تین ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربیانِ سلسلہ اپنے اپنے حلقہ میں اس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرمائیں۔ ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن، ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رعایتِ اسباب منع نہیں لیکن اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرنا قرآنی تعلیم کے صریح خلاف ہے

یہ وہ خطرناک شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دُور پھینک دیتا ہے

"ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایتِ اسباب کی ترغیب دی ہے۔ اور اُس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے اگر رعایتِ اسباب نہ کی جاوے تو یہ انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایتِ اسباب کی نہ کی جاوے ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بے کار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے بلکہ رعایتِ اسباب اپنی حد تک ضروری ہے۔ آخرت کے لئے بھی اسباب ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لئے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے۔ تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں۔ اسی طرح پر یہ خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے۔ نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دار و مدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دُور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا یا اگر یہ جائداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا بُرا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائداد یا اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جائے کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دُور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صد ۹، ۸)

زمیندار جماعتوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد

"خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں ... میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش
۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء

کذب و افتراء کا ایک اور پلندہ

بعض عناصر نے فی زمانہ عجیب وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ عناصر بزعم خود دین کے علمبردار بنتے ہیں بایں ہمہ جھوٹی خبریں گھڑنے اور ان کی اشاعت کرنے میں انہیں وہ یدِ طولیٰ حاصل ہے کہ اس مکروہ فن میں انہوں نے گوئبلز کو بھی مات کر رکھا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ لوگ خوفِ خدا سے یکسر عاری ہیں اور عاقبت کی جوابدہی ان کے نزدیک محض ایک افسانہ ہے۔ چنانچہ ان عناصر کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبریں آئے دن اخباروں میں شائع ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی بھی ہیں اس کثرت سے کہ ان سب کی تردید کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

چنانچہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے جو اہل حدیث کے ایک مخصوص گروہ کا ترجمان ہے اپنے ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں ایک ایسی خبر شائع کی ہے جو سر تا پا جھوٹی اور من گھڑت ہونے کے علاوہ حد درجہ دلآزار بھی ہے۔ وہ عام اخلاق سے یکسر عاری ہو کر انتہائی سوقیانہ انداز میں رقمطراز ہے:-

"مرزا ناصر احمد صدر غیر مسلم اقلیت انجمن احمدیہ (مرزائیہ) کی سلور جوبلی منانے پر ساٹھ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ یہ رقم غیر ممالک سے مختلف ذرائع سے اکٹھی کی جائے گی۔ انجمن کا صدر دفتر بھی انگلستان منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے مسجد تعمیر کرنے کے بعد ربوہ میں بستی بسانے کا جو پروگرام بنایا ہے اس کے پیش نظر جماعت احمدیہ (مرزائیہ) حکومت پنجاب کے ساتھ ریزرو پولیس کی ایک مخصوص جمعیت کو بطور محافظ ربوے میں تعینات کرنے کے سلسلے پر خط و کتابت کر رہی ہے۔ اس کا خرچ "جماعتِ احمدیہ" خود ادا کرے گی۔" (الاعتصام بابت ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۵)

قطع نظر اس سے کہ اس خبر میں دلآزاری کے طور پر جماعت احمدیہ کے لئے بار بار "جماعت مرزائیہ" کے الفاظ استعمال کر کے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے قرآنی حکم کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی ہے، اس خبر کا ہر فقرہ کذب و افتراء کا آئینہ دار ہے اور یہ پوری خبر جھوٹ کے ایک پلندہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

صریح افتراء پردازی کے طور پر اوّلاً تو اس من گھڑت خبر میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سلور جوبلی منانے کی تیاریاں کر رہی ہے اور یہ کہ اس پر ساٹھ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے اور یہ رقم مختلف ممالک سے مختلف ذرائع سے اکٹھی کی جائے گی۔ یہ محض افتراء ہے اور اس میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سلور جوبلی منانے کا نہ کوئی موقع ہے اور نہ ہی بے موقع سلور جوبلی منانے کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے سولہ سال بعد یعنی ۱۹۸۹ء میں قیام جماعت احمدیہ پر ایک صدی پوری ہونے کے سلسلہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منانے کے پروگرام کا اعلان فرمایا تھا اور ان سولہ سالوں کو نئی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے تیاری کے سال قرار دیا تھا۔ حضور نے اس عرصہ کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں نئے تبلیغی مشن کھولنے، دنیا کے دور دراز علاقوں میں نئی مساجد تعمیر کرنے اور دنیا کی بعض مزید زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر شائع کرنے کی غرض سے احبابِ جماعت کو ۲½ کروڑ روپے بطور چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس سے کہیں بڑھ کر رقم کے وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اب وہ یہ وعدے سالانہ اقساط کی صورت میں ادا کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ۱۹۸۹ء تک ادا کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

حسبِ پروگرام سولہ سال کے اس عرصہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں بعض نئے مشن کھولے جائیں گے، نئی مساجد تعمیر کی جائیں گی اور بہت سی مزید زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے انہیں ان ممالک میں پھیلایا جائے گا جن میں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا پروگرام جس پر بفضلہ اللہ تعالیٰ بتدریج عمل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے وعدوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام کے ضمن میں اہم بالشان کام انجام دینے کے عزم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سلور جوبلی قرار دینا نیز توہین اور تضحیک کے رنگ میں "صدر غیر مسلم اقلیت مرزائیہ" کے الفاظ استعمال کرنا کہاں کی انسانیت ہے اور وہ کونسا ضابطۂ اخلاق ہے جو اس قسم کی افتراء پردازی اور توہین و تضحیک کی اجازت دیتا ہے۔

مندرجہ بالا من گھڑت، توہین آمیز اور دلآزار خبر میں دوسرا افتراءِ عظیم یہ گھڑا گیا ہے کہ انجمن کا صدر دفتر انگلستان منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی جھوٹی اور بے بنیاد خبریں یہ عناصر ۱۹۷۴ء سے اُڑا رہے ہیں۔ ان کی بار بار تردید کی جا چکی ہے اور خود حضور ایدہ اللہ متعدد بار شد و مد کے ساتھ ان کی تردید فرما چکے ہیں۔ مثال کے طور پر ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا:-

"پاکستان ہمارا وطن ہے، اس میں بسنے والے احمدیوں کا یہ وطن ہے۔ اس وطن میں اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کا مرکز بنایا ہے۔ اس ملک میں بسنے والوں کا ایک فیصد یا نصف فیصد یا چوتھائی فیصد یا اس سے بھی کم ایسا ہے جس میں شرافت نہیں۔ ان کے کہنے سے ہمارا مرکز کسی اور ملک میں نہیں جائے گا جس قدر چاہیں وہ افواہیں پھیلاتے رہیں ہمارا یہ ملک ہے۔ جس طرح ننانوے ہزار نو سو ننانوے شریف شہریوں کا یہ ملک ہے اسی طرح احمدیوں کا بھی یہی ملک ہے۔ ہم نے بھی اسی ملک میں رہنا ہے اور اس ملک نے ہماری اسی طرح خدمت کرنی ہے جس طرح ماں اپنے بچے کی خدمت کر رہی ہوتی ہے۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء)

بار بار کئے جانے والے ایسے واضح اور غیر مبہم اعلانوں کے باوجود ان عناصر کا بار بار یہ رٹ لگانا کہ جماعتِ احمدیہ اپنا صدر دفتر پاکستان سے باہر کسی ملک میں منتقل کر رہی ہے پرلے درجہ کی افتراء پردازی، بغض، قصدِ فساد انگیزی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

تیسرا افتراءِ عظیم "الاعتصام" نے یہ گھڑا ہے کہ مسلمانوں نے ربوہ میں مسجد تعمیر کرنے کے بعد وہاں اپنی بستی آباد کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ حکومتِ پنجاب کے ساتھ ربوہ میں ریزرو پولیس کی جمعیت متعین کرنے کے بارہ میں خط و کتابت کر رہی ہے جو ربوہ کے لئے محافظ کا کام دے گی اور یہ کہ اس پولیس فورس کا خرچ خود جماعتِ احمدیہ ادا کرے گی۔ ربوہ کی حدود میں ان لوگوں کی مسجد تعمیر ہوئی یا نہیں اور یہاں کسی علیحدہ بستی کی تعمیر عمل میں لائی جا رہی ہے یا نہیں یہ امر دیگر ہے اور اگر ان کا ایسا کوئی پروگرام ہے تو یہ "الاعتصام" والوں کا اپنا پروگرام ہے ہم ان کے کسی پروگرام کے بارہ میں سرِدست کچھ نہیں کہنا چاہتے لیکن "الاعتصام" نے اپنے پاس سے یہ افتراء گھڑ کر کہ جماعت احمدیہ ربوہ میں ریزرو پولیس متعین کرانے کے بارہ میں حکومتِ پنجاب کے ساتھ خط و کتابت کر رہی ہے اپنی بدنیتی اور فساد انگیز ارادوں کا بھانڈا خود اپنے ہی ہاتھوں چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو اپنی حفاظت کے لئے پولیس فورس متعین کرانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس بارہ میں حکومتِ پنجاب کے ساتھ کسی نوع کی کوئی مراسلت کی گئی ہے اس لئے کہ جماعتِ احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے خدا خود اس کا حافظ و ناصر ہے، وہ اس قرآنی صداقت پر پختہ ایمان رکھتی ہے کہ:-

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف آیت ۶۵)

یعنی اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

البتہ "الاعتصام" نے ریزرو پولیس متعین کرانے سے متعلق افتراء گھڑ کر خود اپنے اور اپنے مفسد ساتھیوں کے فساد انگیز ارادوں کو بے نقاب کر ڈالا ہے۔ اس کا یہ افتراء گھڑنا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ ان عناصر کے ارادے بد ہیں اور یہ ربوہ کی زمینوں پر زبردستی قبضہ کر کے یہاں کا امن برباد کرنا اور ربوہ کے پُرامن شہریوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی نیت اور ارادے بد نہ ہوتے تو یہ ریزرو پولیس متعین کرانے سے متعلق اتنا بڑا افتراء کبھی نہ گھڑتے۔ ان کے اس افتراءِ عظیم نے ان کے دل میں چھپے ہوئے چور اور اس کے ساتھ ہی خود ان کو مجرموں کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔

الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے "الاعتصام" کی یہ خبر کذب و افتراء کا پلندہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی اور ان عناصر کے مفسدہ پرداز ہونے میں کوئی (باقی صفحہ ۵ پر)

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

جماعت احمدیہ کے ۸۳ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس منعقدہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے فلسفۂ زکوٰۃ پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

خاکسار کی تقریر کا مضمون فلسفۂ زکوٰۃ ہے یہ بہت اہم اور ضروری مضمون ہے۔ زکوٰۃ پر اسلام نے بہت زور دیا ہے اور اسے قومی ترقی کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا جاتا ہے۔

اصل مضمون کے بیان کرنے سے پہلے زکوٰۃ کے سلسلہ میں دو ایک غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری ہے چند دن ہوئے ایک عزیز کسی محکمہ میں بھرتی کے لئے گئے مختلف امتحانوں میں تو کامیاب ہو گئے لیکن آخری انٹرویو جب ہوا تو ان سے کہا گیا کہ احمدی لوگ زکوٰۃ کے قائل نہیں اور نہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اس عزیز نے معقول جواب دیا کہ احمدی زکوٰۃ کے قائل ہیں اور ادا بھی کرتے ہیں اور خود حضرت بانی احمدیت علیہ السلام نے بڑی تاکید سے جماعت کو ہدایت فرمائی ہے جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ ادا کرے۔ پھر جماعت کی زکوٰۃ وصول ہوتی ہے۔ بیت المال میں جمع ہوتی ہے سالانہ بجٹ میں آمد و خرچ کا ذکر ہوتا ہے۔ بجٹ چھپ کر پبلک میں چلا جاتا ہے۔ اسلئے یہ کہنا کہ احمدی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ یہ تو درست نہیں۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا صاحب نے تو فرمایا ہے کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں چہ جائیکہ زکوٰۃ جیسے اہم رکن کے متعلق جو اسلام کی بنیاد ہے یہ کہا جائے کہ اس پر احمدی ایمان نہیں رکھتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے

پھر چونکہ جماعت میں دوسرے مسلمان اور دیگر مذاہب کے افراد بھی داخل ہوتے رہتے ہیں اور ابھی ان کی پوری تربیت نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف ان کی توجہ کم ہوتی ہے۔ سابقہ عادت کے باعث جو چستی اور مستعدی انہیں اس فریضہ کی ادائیگی کے رستے دکھانی چاہیئے وہ نہیں دکھا سکتے اور سمجھتے ہیں کہ چندے ادا کر دئیے ہیں زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ چندہ الگ چیز ہے اور زکوٰۃ الگ۔ زکوٰۃ تو فریضہ ہے اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور مالی فرض عبادت ہے فرض کو نظر انداز کر کے کوئی خواہ کتنی خیرات کرے چندے دے۔ اس کا فریضہ ادا نہ ہوگا۔

چندہ دین کے جہاد کے لئے ہوتا ہے۔ یہ جہاد خواہ تلوار سے ہو یا قلم اور کتب سے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے چندوں سے پورا کیا جاتا ہے۔ لیکن زکوٰۃ اور صدقہ تو غرباء کو دیا جاتا ہے۔ اس سے کتابیں نہیں چھاپی جا سکتیں پس زکوٰۃ الگ ہے اور چندہ الگ ہے دونوں کے مصارف الگ ہیں اور مقاصد الگ ہیں۔

زکوٰۃ ایسا خرچ ہے جو قرآن کریم میں فرض کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کی غرض و غایت اور اس کے مقصد و فلسفہ کو سمجھنے کے لئے اس حقیقت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ ہر چیز جو دنیا میں پیدا کی گئی ہے اسے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔ (البقرہ)

اے انسانو! جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔

پھر فرمایا:

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ (الجاثیہ-۱۴)

کہ جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں ہے وہ سب کا سب خدا نے تمہاری خدمت کے لئے مسخر کر دیا ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز جو زمین و آسمان میں پیدا کی گئی ہے وہ سب بنی نوع انسان کی خدمت اور فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ انسانوں کے کسی خاص طبقہ یا گروہ کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ صرف زید کی خاطر نہیں یا بکر کی خاطر نہیں۔ یہ نمرود کی خاطر نہیں۔ یہ فرعون کی خاطر نہیں بلکہ ہر فرد بشر جو دنیا میں پیدا ہوا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں پیدا کی ہیں۔ پس کوئی حاکم ہو یا محکوم غریب ہو یا امیر۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بادشاہ ہو یا رعیت۔ کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اشیاء صرف اس کے لئے ہی پیدا کی گئی ہیں۔

لیکن ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مختلف حالات اور وجوہ کی بناء پر سب انسان ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ایک بڑا طبقہ ان سے محروم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نظام مقرر فرمایا تا اس نظام کے ذریعہ سے ایسا طبقہ بھی فائدہ اٹھا سکے جو وسائل نہیں رکھتا اور علم و ذرائع کے باعث محروم ہے۔ پھر ہمیں قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک ہے اور دنیا و مافیہا کی ہر چیز اس کی ملکیت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔

(البقرہ ۲۸۵)

کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے وہ سب کا سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور چونکہ وہ سب مخلوق کا خالق اور رب العالمین ہے اور سب انسان اور مخلوق اسی کے پیدا کردہ ہیں اس لئے اسی کی ملکیت میں سب کا حق ہے اور یہ بھی قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک ایسا طبقہ ہے جو اپنے حقوق سے محروم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔

(الذّٰریٰت ۲۰)

جب تک وسائل سے محروم اور دیگر متعلقہ لوگوں کو ان کا حق نہ ملے اس وقت تک ان کا حق مالداروں کے اموال میں باقی رہتا ہے۔

اس کے لئے اسلام نے قانونی تدارک کا انتظام کیا جس کی رو سے دولتمندوں اور امراء سے غرباء اور فقراء اور دیگر مستحقین کا حق لے لیا جاتا ہے یہ نظام جس کے ذریعہ سے محروم طبقہ ملکیت کے حقوق حاصل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی پیشکردہ اشیاء سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ نظام زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کیا ہے؟

لغوی تحقیق

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ زک و ہے اور زکا یزکو زکواً کا اسم ہے یعنی کوئی چیز زیادہ اور بکثرت ہو گئی جب زکاہ اللہ کہیں تو اس کے ایک معنے ہوتے ہیں کہ انماہ اللہ اللہ تعالیٰ نے اس کو پروان چڑھایا اسکی نشوونما کی۔ دوسرے معنے اسکے ہوتے ہیں طَهَّرَهُ اسے پاکیزہ کیا اور الزکوٰۃ کے معنے ہیں صَفْوَةُ الشَّيْءِ۔ اعلیٰ درجہ کی چیز کَطَاعَةِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور مَالٌ أَخْرَجْتَهُ مِنْ مَالِكَ لِتُطَهِّرَهُ بِهِ۔ مال کا وہ حصہ جو بطور زکوٰۃ نکالا جاتا ہے تاکہ باقی مال پاکیزہ ہو جائے۔

وَقِيلَ سُمِّيَتِ الصَّدَقَةُ بِالزَّكَاةِ لِأَنَّهَا تَزِيدُ فِي الْمَالِ الَّذِي تُخْرَجُ مِنْهُ وَتُوَفِّرُهُ وَتَقِيهِ مِنَ الْآفَاتِ۔

اور صدقہ کا نام اسلئے زکوٰۃ رکھا گیا ہے کہ جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے وہ اس مال میں برکت ڈالتا ہے اسے بڑھاتا ہے اور اسے آفات سے بچاتا ہے۔

یہ تحقیق بتلاتی ہے کہ زکوٰۃ میں نشوونما پھلنے پھولنے طہارت و پاکیزگی۔ بالیدگی بڑھوتی۔ برکت۔ آفات سے بچنے۔ عمدگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور طاعت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ مطلب کو اس طرح بیان کرتی ہے کہ ایک لفظ کے اندر سارا فلسفہ بیان کر دیا جاتا ہے چنانچہ زکوٰۃ کا سارا فلسفہ لفظ زکوٰۃ کے معنے کے اندر بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا زکوٰۃ طہارت و پاکیزگی کا موجب ہے۔ زکوٰۃ بڑھنے پھلنے پھولنے اور ترقی کا ذریعہ ہے اس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور برکت ملتی ہے۔ اور انسان اور قومی تنزل سے محفوظ رہتا ہے۔

زکوٰۃ کا شرعی مفہوم

اسلامی شریعت کی رو سے زکوٰۃ کا مفہوم ہے

اَلْقَدْرُ الْمُعَیَّنُ مِنَ النِّصَابِ الْحَوْلِیِّ یُخْرِجُہُ الْحُرُّ الْمُسْلِمُ الْمُکَلَّفُ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِلَی الْفَقِیْرِ الْمُسْلِمِ۔

(فوائد اللغۃ جزاول)

یعنی جس قدر مال کسی انسان کے پاس سونے چاندی کے زیورات یا سکوں یا اموالِ تجارت وغیرہ کی قسم میں سے ہو اور شریعت کے مقرر کردہ نصاب اور مقدار میں ہو اور اس پر ایک سال گذر جائے تو اس میں سے اڑھائی فیصد سالانہ غرباء، مساکین اور ان مستحقین کو دیا جائے یا ان کی بہبود پر خرچ کیا جائے جن کی تصریح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق کر دی ہے۔ زکوٰۃ انکم ٹیکس نہیں جو صرف آمد پر ادا کیا جاتا ہے بلکہ زکوٰۃ جمع کئے ہوئے مال پر واجب ہوتی ہے۔ جو خالصۃً غرباء اور مساکین و مستحقین کی بہبود کے لئے لی جاتی ہے اسلام نے ایسے اموال پر زکوٰۃ فرض کی ہے جن میں بڑھنے اور بقا کی صلاحیت ہو اور محفوظ رہنے اور ترقی کی ان میں استعداد ہو۔ اسی بناء پر زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لئے ایک سال کی مدت کی تعیین کی ہے تاکہ ہر شخص اپنے مال یا جائداد سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکے۔ اس اصول پر سونا، چاندی، نقدی خواہ کسی شکل میں ہو یا کرنسی نوٹ ہوں۔ مال تجارت اور ان جانوروں پر جو سال کا اکثر حصہ چر کر اپنا پیٹ پال لیتے ہیں۔ اور زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ فرض ہے۔ زمین اور رہائشی مکان۔ استعمال کرنے والی تمام چیزیں، جواہرات، ترکاری، سبزیاں اور پھل وغیرہ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

ہر ایک مال کا شریعت نے ایک نصاب مقرر کر دیا ہے مثلاً ساڑھے باون تولہ چاندی اور ساڑھے سات تولہ سونا۔ مال تجارت اور دکانوں کے تجارتی کاروبار پر اگر ایک سال گزر جائے تو اس مال میں سے چالیسواں حصہ غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

سونے چاندی کے ایسے زیورات پر زکوٰۃ نہیں جو عام طور پر استعمال میں آتے ہوں اور عاریۃً استعمال کے لئے غرباء کو بھی دئے جاتے ہوں لیکن وہ زیورات جو خود امراء کے استعمال میں آتے ہوں لیکن انہیں عاریۃً نہ دیا جاتا ہو اس قسم کے زیورات کے متعلق یہ پسندیدہ سمجھا گیا کہ اگر مقررہ نصاب کی مقدار میں ہوں تو ان کی بھی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ لیکن سونے چاندی کے وہ زیورات جو استعمال میں نہیں آتے ان پر زکوٰۃ بہرحال لازم ہوگی اور جب تک مال بقدر نصاب باقی رہے گا اس پر ہر سال زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہوگا۔ نہ صرف سرمایہ پر بلکہ سرمایہ اور نفع دونوں پر۔

قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم تھا۔ سورۃ المزمل (جو ابتدائی سورتوں میں سے ہے) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا۔

(المزمل ۲۱)

نماز کو شرائط کے مطابق ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے۔ تم اسکو اللہ کے پاس پالو گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے

ابتداء اسلام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا یہ طریق تھا کہ ہر شخص جو اس کی ضرورت زندگی سے بچتا۔ وہ سارا کا سارا زکوٰۃ کے طور پر دے دیتا تھا۔ لیکن تفصیلی نظام تدریجاً قانونی صورت اختیار کرتا رہا حتیٰ کہ فتح مکہ کے بعد مورخین کی تحقیق کے مطابق ۸ھ میں جب سورۃ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا۔

(التوبۃ۔ آیت ۱۰۳)

یعنی اے رسولؐ! ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

تو اجتماعی طور پر اس کی وصولی، شرح زکوٰۃ اور نصاب کی تعیین اور مصارف کی تصریح کے ساتھ نظام زکوٰۃ اسلام کے قانون معاشیات کا ایک لازمی حصہ بن گیا اور اس کے نفاذ کے لئے ضروری انتظامات کئے گئے اور ہدایات جاری کی گئیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے استصواب میں زکوٰۃ کی ادائیگی اور حصول کے سلسلہ میں لکھا:

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ اِلٰی فُقَرَائِھِمْ

(بخاری۔ جلد ۱۔ کتاب الزکوٰۃ)

کہ زکوٰۃ کی رقم امراء سے وصول کی جائے اور فقراء کو واپس کر دی جائے حضورؐ کے ارشاد میں ترد (واپس لوٹا دیا جانا) کا استعمال اس عظیم حقیقت کی طرف نشان دہی کرتا ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ غرباء پر کوئی احسان نہیں کرتے کیونکہ یہ غرباء کا حق تھا جو انہیں ملنا چاہیئے تھا۔ نیز اس فقرہ سے یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ جو کچھ روپیہ پیسہ تم بطور زکوٰۃ دیتے ہو اس کے متعلق یہ مت خیال کرو وہ ضائع ہو گیا ہے۔ نہیں وہ تمہاری جماعت کے اندر ہی رہے گا۔ تم سے لے کر تمہاری جماعت کے افراد ہی کو واپس کیا جاتا ہے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

غیر ممالک میں واقفین عارضی کی کارگزاری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے سلسلہ میں اندرون ملک کے علاوہ ممالک بیرون میں بھی خدا کے فضل سے وفود واقفین عارضی کی کارگزاری جاری ہے۔ جنہوں نے امسال ۷۶-۱۹۷۵ء میں امریکہ، مغربی جرمنی، سری لنکا، سیرالیون، انگلینڈ میں کام کیا ہے۔ ان میں سے ایک وقف عارضی کی تازہ رپورٹ درج ذیل ہے:

مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری تحریر فرماتے ہیں کہ "۹؍۱۵ کو اپنے مشن ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ اسی شام Negombo روانگی ہوئی عشاء کی نماز میں جماعت کے دوستوں سے تعارف ہوا۔ اور ان کی خواہش پر ایک نو مبائع احمدی ہوا، اپنے حالات اردو میں سنائے جس کا ترجمہ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ صاحب نے سیلونی زبان میں کیا۔۔۔ جماعت احمدیہ بہت پیاری جماعت ہے۔۔۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی گفتگو ہوئی"

مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے لکھا ہے:

"مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ قریباً ۵۷ میل کا سفر تقریباً روزانہ ہوتا۔ مختلف عنوانوں پر لیکچر دئے۔ درس القرآن دیئے گئے تحریک جدید اور قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے اور پڑھنے کی تلقین کی۔ ان کے وقف عارضی کا عرصہ کافی فائدہ مند رہا"

دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں جب بھی موقعہ ملے کم از کم دو ہفتے کا عرصہ وقف عارضی کے لئے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۸)

مسل نمبر ۲۲۵۰۳

میں حسن آرا مجید زوجہ ایم۔اے مجید صاحب۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر/۵،۰۰۰ روپے وصول شدہ (خرچ کر چکی ہوں)

۲۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی /۳۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حسن آرا مجید معرفت کرنل ایم۔اے سعید صاحب 6/45D بی ای سی ایچ ایس۔ کراچی ۲۹۔

گواہ شد۔ ونگ کمانڈر ایم۔اے مجید (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ کرنل ایم۔اے۔ سعید کراچی

مسل نمبر ۲۲۵۰۴

میں خورشیدہ سعید زوجہ کرنل ایم۔اے سعید صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر/۳،۰۰۰ روپے وصول شدہ (خرچ کر چکی ہوں)

۲۔ زیور طلائی وزنی ۴۳ تولہ مالیتی /۱۵۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشیدہ سعید 45/D/6 P.E.C.H.S. کراچی۔

گواہ شد۔ نسیم احمد پریذیڈنٹ حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ کرنل ایم۔اے سعید (خاوند موصیہ) کراچی

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں۔

مرکزی امتحانات

امسال مرکزی امتحانات ۴ر ۶ر جون کو منعقد ہو رہے ہیں۔ قائدین اپنے خدام کو امتحانات کی تیاری کروائیں۔

مقالہ نویسی

مقالہ نویسی کا عنوان ہے "سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام"۔ الفاظ دس ہزار سے پندرہ ہزار تک ہوں۔

مرکز میں مقالہ ۳۰ر جون کو پہنچ جائے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ اور یوم تحریک جدید

امسال ۱۹ر امان/مارچ کو یوم تحریک جدید برائے انصار اللہ مقرر کیا گیا تھا۔ امید ہے جملہ مجالس نے اس روز جن امور کا جائزہ لینا تھا وہ بخوبی لے لیا ہوگا۔ انصار بھائیوں کی مساعی جمیلہ کی رپورٹ کی انتظار ہے۔ جملہ مجالس فوری توجہ فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مقابلہ سائیکل سفر بین الاضلاع

قائدین کرام اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مقابلہ سائیکل سفر کی ماہ امان (مارچ) کی رپورٹ جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس تحریک کو مؤثر بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء میں مستورات کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا وہ لجنہ مرکزیہ نے بصورت ٹریکٹ شائع کروایا ہے۔ یہ ٹریکٹ ہر گھر میں پہنچنا چاہیئے کیونکہ اس ٹریکٹ کا پڑھنا ہر ایک کے لئے بہت ضروری ہے۔

تمام لجنات اپنی اپنی ضرورت کے مطابق منگوا کر ہر گھر میں تقسیم کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

برادرم عزیزم محمود احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب چٹھہ ساکن چک نمبر ۴۰ جنوبی سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثریا بیگم بنت میاں تاج الدین صاحب جنجوعہ جوہر کالونی سرگودھا سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے ۱۸ر اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد ناصر دار الرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الغنی چٹھہ چک نمبر ۴۰ جنوبی سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہماری مجلس کے ایک خادم غلام یحیٰ صاحب جو کہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں)

۲۔ میرا تایا زاد بھائی نصیر احمد دو سال سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت دے۔ آمین

مبشر احمد

سی۔ایم۔ایچ لاہور کینٹ

ھو الشافی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۴۰۷

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

شبہ باقی نہیں رہتا۔ ہم ان افتراؤں کی پرزور تردید کرتے ہوئے ان کی ان افترا پردازیوں کو بھی حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ ہماری فریاد اسی کی جناب میں ہے۔ وہی ان کی ان افترا پردازیوں کا سدباب فرمائے گا اور انہیں ان کے کئے کی سزا دے گا کیونکہ وہ سچوں کا دوست اور جھوٹوں کا دشمن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب اپنے وقفِ جدید کے چندوں میں اضافہ فرمائیں

"وقفِ جدید" کے نظام کو کامیاب کرنے کے لئے مالی قربانی کی ترغیب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"جس کی توفیق ۱۲/- روپے سالانہ کی ہو وہ ۱۲/- روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق ۵۰/- روپے سالانہ کی ہو وہ ۵۰/- روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے۔۔۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔۔۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔" (الفضل ۱۵؍ جنوری ۱۹۵۸ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر احبابِ جماعت کو اپنے وقفِ جدید کے چندوں کا از سرِ نو جائزہ لینا چاہیئے۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تقریب شادی اور دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۷؍ اپریل بروز بدھ مکرم شیخ نعمت الرحمٰن صاحب ابن مکرم شیخ عبدالمنان صاحب راولپنڈی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے حافظ آباد گئی اور اسی شب کو واپس ربوہ پہنچ گئی۔ اگلے روز دولہا کے نانا مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی کے مکان صالحہ منزل دارالرحمت غربی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

شیخ نعمت الرحمٰن صاحب کا نکاح ۲۸؍ مارچ ۱۹۷۶ء کو محترمہ امتہ النصیر شبیر صاحبہ بنت مکرم شیخ فیض الرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا۔ دولہا اور دلہن دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ کپورتھلہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

شکریۂ احباب

خاکسار کی خوشدامن محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی اچانک رحلت پر بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت نے اور اسی طرح احمدی بہنوں نے غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعے سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے اور اس طرح ہمارے غمگین قلوب کو ڈھارس بندھانے کی کوشش کی ہے۔

خاکسار اپنی طرف سے اور مرحومہ کے فرزندان عزیزان عبدالمجید صاحب نیاز و عبدالسلام صاحب طاہر (حیدر آباد سندھ)، مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مبلغِ اسلام کینیا اور مرحومہ کی بیٹیوں اور دیگر تمام اعزّا و اقرباء کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

ولادت

میری سب سے چھوٹی بیٹی ریحانہ کوکب بیگم اسمٰعیل نیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کا پوتا، ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک کا پڑپوتا اور حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی رضؓ کا پڑنواسہ ہے۔ نیز میری دوسری بیٹی شاہدہ وحید کو بھی اللہ تعالیٰ نے ۱۷؍ مارچ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو نیک، خادمِ دین، صاحبِ عمر و اقبال بنائے۔

(بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خان کڑک ۱۳ جہلم روڈ، لاہور چھاؤنی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی اِذن کے ماتحت بنایا ہوا منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے افتتاحی اجلاس میں فرمایا:۔

"ہم نے ایک منصوبہ الٰہی اِذن کے ماتحت بنایا جس کا نام صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ رکھا گیا۔ جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی بشاشت اور اخلاص کے ساتھ جو ہمارے اندازوں سے کہیں بڑھ کر تھی خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حقیر مالی قربانی پیش کی۔"

دنیا کے مختلف ممالک کے مخلص احمدیوں نے اس مالی قربانی میں وعدے لکھوائے اور اب وصولی جاری ہے۔ تیسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے اس کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

بلا تبصرہ

پاکستانی عوام کام کے نہیں صرف نام کے مسلمان ہیں

(مودودی صاحب)

لاہور ۷؍ اپریل۔ جماعتِ اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے خواتین سے کہا ہے۔۔۔۔ ۔۔۔ کہ ملک میں چھ سات کروڑ مسلمان بستے ہیں لیکن وہ نام کے مسلمان ہیں کام کے مسلمان نہیں تعلیمیافتہ اور ان پڑھ دونوں باپ دادا کے اسلام کو مانتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اسلام کا اخلاق، ضابطے اور افکار کیا ہیں۔۔۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں جو خرابی اس وقت پیدا ہو رہی ہے وہ اس لاعلمی کا نتیجہ ہے کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم کہ کس چیز کی پیروی کی جائے۔ (نوائے وقت لاہور ۸؍ اپریل ۱۹۷۶ء)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس (پائین بکڈپو) عرصہ سے بیمار ہیں۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے مگر کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ بیماری کے اثر سے آنکھوں کی بینائی جاتی رہی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ کئی دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین (شمس الدین، ربوہ)

(۲) میرا بیٹا عزیز انثار احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور دس بارہ روز سے شدید بیمار ہے۔ بیماری ٹائیفائیڈ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کمزوری، بے چینی اور گھبراہٹ بھی بڑھ گئی ہے۔ بزرگانِ جماعت اور احمدی بھائیوں سے ان کی صحت کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دعا کرنے والوں کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین

(احمدی بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

(۳) میرے داماد کا جنرل ہسپتال لاہور میں مرض رعشہ کے دور کرنے کے لئے کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ بزرگوں اور احباب کی دعاؤں کا بہت بہت شکرگذار ہوں اور مزید دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل شفا بخشے۔ آمین

(قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح، ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴